© rasailojaraid.com

نہیں ہو سکیں گے، جن کی ہمارے ملک کو اشد ضرورت ہے۔

تعلیمی نظام کی ناکامی کو تسلیم کرنے کا حکومت کا دوسرا کارنامہ یہ ہے کہ حال ہی میں آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹیوں کو اپنے تعلیمی نظام اور امتحانات پاکستانی اسکولوں میں برقرار رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ (ڈان کی خبر) اس طرح سے پرائیویٹائزیشن (PRIVATISATION) کے نام سے ہمارے بچوں کے مقدر سے کھیلنے اور تجارت کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ جس کے تحت منہ مانگی بڑی بڑی فیسوں کی تو الگ کہانی ہے، سب سے زیادہ تکلیف دہ اور قابلِ افسوس حقیقت اُن کے وہ نصاب ہیں جو درآمد شدہ ہیں اور غیر متعلق ہیں۔ وہ پاکستانی، اسلامی اور مشرقی اقدار کی نہ صرف نفی کرتے ہیں، بلکہ بچوں کو ایسے مواد فراہم کرتے ہیں جو ان کے ذہنی اور اخلاقی نشوونما کے لیے بھی سمِ قاتل ہیں۔ میں آپ کو آکسفورڈ یونیورسٹی پریس OXFORD UNIVERSITY PRESS کی تیار کردہ TERRY JENRINGS کی پرائمری اسکول کی کتاب "THE YOUNG SCIENTIST INVESTIGATORS BOOK 2" کے صفحہ نمبر ۲۸ سبق "REPRODUCTION IN BIRDS & MAMMALS" کا حوالہ دے رہا ہوں (اور اس کی کاپی منسلک ہے) جہاں پر "HORSE MATING" "گھوڑوں کو صحبت" کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ یہ کتاب کراچی اور پاکستان کے دیگر بڑے شہروں میں نام نہاد انگریزی میڈیم اسکولوں میں مثلاً بیکن ہاؤس گرامر اسکول وغیرہ میں بڑے ذوق و شوق سے پڑھائی جا رہی ہے۔ تاکہ مسلمان بچوں کو "سائنس دان" بنایا جاسکے۔ کیا میں آپ سے پوچھنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ ہمارے کتنے مسلم اساتذہ ہیں جو کلاسوں میں چھوٹے چھوٹے پرائمری اسکول کے بچوں کو اس تصویر "HORSE MATING" کی وضاحت کر سکیں گے اور کیا طریقہ تدریس استعمال کریں گے؟؟

آخر میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ خدارا کچھ کیجیے۔ اگر آپ اور ہماری حکومت نے اس مغرب کے گندگی کے طوفان کو نہ روکا، تو جس طرح اس گندگی نے خود مغرب میں معاشرتی ڈھانچے کو تباہ و برباد کیا ہے یہاں پر بھی کچھ ہوگا اور ہونے لگا ہے۔ ہمارے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بزرگوں نے اپنی برسہا برس کی کوششوں سے جن اسلامی اقدار کے فروغ کے لیے کام کیا ہے وہ سب نیست و نابود ہو جائیں گی اور ہماری آنے والی نسلیں مکمل طور پر مغرب اور اس کی تہذیب کی غلام ہو جائیں گی۔

اس لیے آپ سے یہی درخواست کروں گا کہ اگر آپ اور ہماری حکومت حقیقی معنوں میں اسلامی اقدار اور اسلامی نظام کا فروغ چاہتے ہیں تو ابلاغِ عامہ اور تعلیمی نظام کو یکسر انقلابی طرز پر تبدیل کریں۔ اس سلسلے میں پہلے اور فوری قدم کے طور پر آپ سے پُرزور استدعا کرتا ہوں کہ CNN اور STN کی نشریات کو بند کیا جائے اور ان کو خریدنے میں جو زرِ مبادلہ (ایک لاکھ بیس ہزار ڈالر) خرچ ہو رہا ہے اس کو PTV کے پروگراموں کو بہتر بنانے میں اور مزید تعلیمی اور اخلاقی پروگرام پیش کرنے میں صرف کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ ہمارے تعلیمی نظام کے "دوہرے معیار" یعنی انگریزی اور اردو میڈیم کی لعنت کو ختم کیا جائے جس کی وجہ سے ہمارے بچوں میں احساسِ کمتری اور برتری جو ایک ہی بیماری کے دو نام ہیں، پیدا ہو رہے ہیں اور اسی بیماری کی وجہ سے طبقاتی نظام کو مزید تقویت پہنچ رہی ہے۔

تیسرے یہ کہ ہماری حکومت کی پہلی ترجیح اپنے ہی وسائل پر بھروسہ کرتے ہوئے غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کر کے تعلیم کی اصلاح ہونی چاہیے۔ پرائمری تعلیم خصوصاً ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے لیے بجٹ میں زیادہ سے زیادہ رقم مختص کی جائے۔ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ ہم پرائمری تعلیم کے لیے بھی "ورلڈ بینک" سے "بھیک" اور "قرض" مانگ رہے ہیں جس کی وجہ سے اس بھیک کے ساتھ اُن کے نام نہاد "ماہرین" بھی ہم پر مسلط ہو جائیں گے۔

چوتھے یہ کہ تعلیمی نظام کی "درآمد" بند کی جائے اس لیے کہ آزاد، باوقار، خود دار اور خود مختار قومیں کبھی تعلیم جیسے اہم نظام کو دوسری تہذیب و تمدن سے درآمد نہیں کرتیں، بلکہ خود اپنے قومی نظریات، تشخص اور مقاصد کے حصول کے لیے اپنے تعلیمی نظام کو تشکیل دینے میں فخر محسوس کرتی ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

"احتکار" کی تعریف کیا ہے؟

سوال: ذخیرہ اندوزی کے متعلق کچھ باتیں حل طلب ہیں۔

ایک مشہور حدیث ہے معلوم نہیں کس کتاب میں درج ہے اور روایتاً کہاں تک درست ہے۔ اور اسلاف کا اس پر کیا کلام ہے۔

من احتکر طعاماً اربعین یوماً یرید به الغلاء فقد بریٔ من الله وبریٔ الله منه۔

اس کے متعلق مقامی علماء فرماتے ہیں کہ یہ قحط کے زمانے سے متعلق ہے۔

میرے اس پر چند اشکال ہیں:

ایک یہ کہ حدیث میں قحط کے لیے کوئی لفظ مذکور نہیں ہے۔

دوم یہ کہ اگر ہم مان بھی لیں کہ یہ قحط کے زمانے کے لیے ہے، تو چالیس دن کی قید کیوں؟ اس زمانے میں تو ایک دن بھی احتکار کرنا سراسر ظلم ہے۔

تیسرا یہ کہ فرض کیجیے مارکیٹ میں پچاس تاجروں کا غلہ آتا ہے۔ اگر دس دن روکے رکھیں تو قیمت پر اثر نہیں پڑتا؟

واضح ہو کہ ہمارے ہاں چند رفقاء غلہ یا پیاز وغیرہ سستے دام میں خرید کر جمع کر کے رکھتے ہیں۔ تین چار ماہ کے بعد جب بھی قیمت بڑھ جاتی ہے تو مارکیٹ میں لے آتے ہیں۔

براہ کرم! ہماری رہنمائی فرمائیں تاکہ ہمیں شرح صدر حاصل ہو۔ اس مسئلہ پر تفصیلی کلام کی درخواست ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جواب :- اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ احادیثِ نبویہ میں احتکار کی مذمت وارد ہے۔ صحیح مسلم، کتاب البیوع والمساقات (تحریم الاحتکار فی الاقوات) میں حضرت معمرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من احتکر فھو خاطئ، دوسری حدیث کے الفاظ ہیں: یحتکر الا خاطئ (احتکار کا مرتکب خطا کار ہے)۔ امام نوویؒ شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ "اہل لغت کا قول ہے کہ خاطی سے مراد عاصی، آثم، (گناہ گار) ہے اور یہ حدیث احتکار کی حرمت کے بارے میں صریح ہے"۔ پھر امام نووی فرماتے ہیں کہ "ہمارے اصحاب یعنی شافعیہ کے نزدیک احتکار سے مراد خاص ذخیرہ اندوزی ہے جو غذائی اجناس و اشیاء میں ہو اور اس کی صورت یہ ہے کہ گرانی کے ایام میں بغرض تجارت خریدی جائیں اور پھر انہیں گراں فروشی کی نیت سے روک کر رکھا جائے۔ لیکن کسی نے اپنی زمین سے پیدا کردہ اجناس کا ذخیرہ کر لیا یا ایسے وقت میں خریدا جب گرانی و نایابی تھی مگر اُسے ذاتی ضرورت کے لیے ذخیرہ کیا یا پھر خریدا تاکہ انہی ایام میں بیچ دے تو یہ احتکار نہیں ہے"۔

امام ابن الاثیرؒ نے اپنی لغتِ حدیث، النہایہ میں احتکر کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں: ای اشتراہ وحبسہ لیقل فیغلو (کسی نے اجناس کو خریدا اور پھر اُسے اس غرض سے روک رکھا کہ جنس کمیاب ہو اور گراں، مہنگی ہو)۔

ابن العابدینؒ، ردالمحتار، الحظر والاباحۃ فصل البیع میں احتکار کی تعریف میں فرماتے ہیں:

الاحتکار لغۃ: احتباس الشیء انتظارا لغلائہ (لغت میں احتکار کے معنی کسی شے کو گرانی کے انتظار میں روک کر رکھنا ہے)۔ اگرچہ متن کی عبارت میں احتکار کا اطلاق غذائی اجناس پر کیا گیا ہے۔ لیکن شرح میں امام ابو یوسفؒ کا یہ قول بھی منقول ہے کہ کل ما اضر بالعامۃ (احتکار کا اطلاق ہر اُس شے کو روک کر رکھنے پر ہوتا ہے جس کا روک رکھنا عوام الناس کے لیے باعث ضرر ہو)۔

علامہ السید سابق نے فقہ السنۃ جلد ۳ میں احتکار کی مذمت میں متعدد احادیث

© rasailojaraid.com